سوال

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور ہمارے چار بیٹے ہیں جن کی عمریں سات پانچ اور تین اور ایک برس ہے، پھر میری طلاق شدہ بیوی نے ایک مسلمان شخص سے شادی کرلی، اور میں نے اپنی اولاد کا حق پرورش طلب کیا تو بیوی نے بچوں کی پرورش کا حق مجھے دینے سے انکار کردیا، اور میرے لیے بچوں سے ملنا بھی مشکل کردیا، اس حالت میں میرے ذمہ کیا واجب ہوتا ہے؟ اور کیا قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل ملتی ہے جو باپ کو بچوں کی تربیت و پرورش کا حق دیتی ہو، میری بیوی کہتی ہے کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی صریح آیت نہ ہو تو یہ مسئلہ اجتہاد کی طرف لوٹتا ہے اور اس کا اجتہاد یہی ہے، کیا اس کی بات صحیح ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

ماں جب تک شادی نہ کرے تو وہ سات برس سے قبل تک اپنے بچوں کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے، اور جب شادی کرلے تو یہ حق پروش اس کے ساتھ والے کو منتقل ہوجائیگا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے کے لیے میرا پیٹ اس کے لیے رہنے کی جگہ تھی، اور میری چھاتی اس کی خوراک کا باعث تھی، اور میری گود اس کی حفاظت کی جگہ تھی، اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے، اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

"تم جب تک نکاح نہیں کرتی اس کی زیادہ حقدار ہو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2276) مسند احمد حدیث نمبر (6707) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود حدیث نمبر (1968) میں اسے حسن قرار دیا ہے

باپ کو اپنے بچے دیکھنے اور ان کے حالات دریافت کرنا ممکن بنانا ضروری ہے، چاہے وہ ماں کی پرورش میں ہو یا کسی اور کی پرورش میں

اس لیے کہ ماں کی شادی سے حق پرورش ساقط ہو کر اس کے بعد والے کی طرف منتقل ہوجاتا ہے، اور ماں کے بعد کون زیادہ حقدار ہوگا اس کی تعیین میں فقھاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ حق پرورش نانی کو منتقل ہوجائیگا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ راجح قرار دیا ہے کہ نانی کی بجائے باپ اولی ہے، اس بنا پر حق پرورش آپ کی طرف منتقل ہوجائیگا"

دیکھیں: الشرح الممتع (26/6) مکمل طبع

اسی طرح اگر ماں کافر یا فاسق ہو تو حق پرورش باپ کو منتقل ہوجائیگا، حتی کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ باپ کی بجائے نانی زیادہ حقدار ہے ان کے ہاں بھی باپ کی طرف منتقل ہوجائیگا

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ پرورش کا مقصد بچے کی دیکھ بھال اور اس کی حفاظت ہے، اس لیے کسی شخص کے فسق و فجور اور فساد یا ضیاع و سستی و کوتاہی یا کثرت سفر کی وجہ سے اس کا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ اشیاء بچے کی مصلحت کے لیے نقصاندہ اور مضر ہیں

اور والدین کو بچے کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معاملہ ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے تاکہ ان دونوں کا اختلاف اور تنازع بچے کے ضائع ہونے اور ناکامی کا باعث نہ بنے

قرآن مجید میں کوئی مخصوص آیت نہیں جو یہ تحدید کرتی ہو کہ پرورش کا زیادہ حقدار کون ہے، لیکن مسلمان شخص کو اللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی ہے :

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جو دیں وہ لے لیا کرو، اور جس سے تمہیں روکیں اس سے رک جایا کرو، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے الحشر (7).

اور یہ فرمان باری تعالی بھی :

قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ اس وقت تک مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو آپ ان میں فیصلہ کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں النساء (65).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

اور دیکھو کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالی اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کریگا، وہ صریح گمراہی میں پڑے گا الاحزاب (36).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ اگر ماں شادی کر لے تو اس کا حق پرورش ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ اوپر حدیث میں بیان ہو چکا ہے، اس لیے مومن عورت کو اس فیصلہ پر راضی ہو کر اسے تسلیم کرنا چاہیے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

20705